گلوبل وارمنگ اور شجر کاری کی اہمیت، سیرت طیبہ ﷺ سے رہنمائی

Global Warming and Significance of Plantation: A Guideline from Sīrah Taibah

Dr. Abdul Ghaffar [1]

Dr. Asim Naeem [2]

Abstract:

Teachings of Islam encompasses all spheres of humankind. Islam does not claim about spiritual prosperity alone, rather it provides a smart roadmap to overcome the burdens of this material world. Global warming is a man-made climate catastrophe. Mankind did not obey their Lord's commandments and push themselves towards the edge of a precipice, by relentlessly using fossil fuels and polluting the atmosphere through greenhouse gasses. In this scenario, Islam's eternal teachings and guidelines give hope to all humanity to learn from their mistakes again and get devise a strategy to tackle the global warming. In this article, the importance of plantation in the wake of the global warming is scholarly discussed. To highlight the plantation and discourage the deforestation, this article provides the slew of references from Quran, Sunnah and other legal sources to understand and address the Islamic approach towards global warming.

Keywords: *Global warming, Plantation, Islamic approach, legal sources*

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کے ذریعے نہ صرف عبادات کا حکم دیا ہے بلکہ سماجی، اخلاقی، اقتصادی اور خدمت خلق کے متعلق ہر قسم کی تعلیمات کے ذریعہ انسانیت کو جلا بخشی ہے۔ اس کائنات میں جہاں ماحول کو آلودہ کرنے والے قدرتی وسائل پائے جاتے ہیں وہیں اللہ تعالیٰ نے ماحولیاتی کثافت کو جذب کرنے والے ذرائع پیدا کیے ہیں زمین، سمندر، دریا، درخت، نباتات اس کا نقشہ اللہ تعالیٰ نے ایسے کھینچا ہے۔

"هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ، يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۭاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔" [3]

"وہی ہے جس نے آسمان سے کچھ پانی اتارا، تمہارے لیے اسی سے پینا ہے اور اسی سے پودے ہیں جن میں تم چراتے ہو۔ وہ تمہارے لیے اس کے ساتھ کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے۔ بیشک اس میں ان لوگوں کے لیے یقیناً بڑی نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ نے یہ مضمون دیگر آیات میں بیان کیا ہے:

"ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۭ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَاۗءٌ

1. International Post-Doc. Fellow, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

2. Associate Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore

3. النحل:10-11 Al-Nahal, 16:10-11

لِّلنَّاسِ ۭاِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ۔"[4]

"پھر ہر قسم کے پھلوں سے کھا، پھر اپنے رب کے راستوں پر چل جو مسخر کیے ہوئے ہیں۔ان کے پیٹوں سے پینے کی ایک چیز نکلتی ہے جس کے رنگ مختلف ہیں،اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی شفاہے۔بلاشبہ اس میں ان لوگوں کے لیے یقینا ایک نشانی ہے جو غور و فکر کرتے ہیں۔"

دوسری جگہ فرمایا:

"وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّجَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّجَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَسَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ بَاْسَكُمْ ۭكَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُسْلِمُوْنَ۔"[5]

"اور اللہ نے تمہارے لیے ان چیزوں سے جو اس نے پیدا کیں، سائے بنادیے اور تمہارے لیے پہاڑوں میں سے چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے کچھ قمیصیں بنائیں جو تمہیں گرمی سے بچاتی ہیں اور کچھ قمیصیں جو تمہیں تمہاری لڑائی میں بچاتی ہیں۔اسی طرح وہ اپنی نعمت تم پر پوری کرتا ہے،تاکہ تم فرمان بردار بن جاؤ۔"

دین اسلام صفائی ستھرائی اور طہارت و پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا ہے تاکہ ہر قسم کی نجاست کے سبب ماحول آلودہ ہونے سے محفوظ رہے اور انسان صحت افزا آب وہوا میں زندگی بسر کرسکے۔آلودگی چاہے زمینی ہو یا فضائی،انسانی صحت کے لیے انتہائی ضرر رساں ہے، جس کا حل بھی ہمیں دین اسلام نے بتلایا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی سے تحفظ کا ایک بڑا ذریعہ شجر کاری ہے۔جس کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک کس قدر اہمیت کا حامل اور ہمیں خبردار کرنے والا ہے۔سیدنا انس بن مالکؓ نے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"إن قامت الساعة وفي يد أحد كم فسلة ، فإن استطاع أن لا تقوم حتى يغيرسها ، فليغرسها۔"[6]

"اگر قیامت قائم ہونے لگے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا چھوٹا پودا ہو تو اگر وہ قیامت برپا ہونے سے پہلے اسے لگا سکتا ہے تو لگادے۔"

اگرچہ اس حدیث میں نیکی کے مواقع کو غنیمت جاننے کی تاکید ہے لیکن بے شمار نیکیوں میں سے آپ نے پودا لگانے کا انتخاب کرکے شجرکاری کی افادیت اور اہمیت کو قیامت تک کے لیے اجاگر فرمادیا ہے۔ مزید برآں جہاں پودے انسانوں اور جانوروں کی مختلف ضروریات کو پورا کرتے ہیں، وہیں ان کا انسانی صحت پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے۔نبی اکرم ﷺ اس دنیا میں رحمت بن کر تشریف لائے اور آپ کی تعلیمات رحمت اور انسانیت کی فلاح سے بھرپور ہیں۔آج صفائی ستھرائی اور ماحولیاتی آلودگی سے بچاؤ کے لیے درخت لگانا زیادہ اہم اور ضروری ہوگیا ہے۔اگر ہم درخت لگائیں گے تو اس سے نہ صرف انسانیت بلکہ تمام جانداروں کو فائدہ ہوگا۔

---

[4]۔ النحل،١٦:٦٩

Al-Nahal, 16:69

[5]۔ ایضا:٨١

ibid: 81

[6]۔ بخاری، محمد بن اسمٰعیل، الأدب المفرد، لاہور، مکتبہ اسلامیہ، رقم الحدیث:479۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Adab Al-Mufrid, Lahore, Maktabah Islamiah, Hadith # 479.

عالمی درجہ حرارت اور شجر کاری:

بڑھتے ہوئے عالمی درجہ حرارت دوسری بڑی موسمی تبدیلیوں نے پوری زمین سیارے کا نظام درہم برہم کر دیا ہے۔ یہ تبدیلیاں کبھی بھیانگ طوفان کی صورت میں، کبھی موسلادھار بارشوں اور سیلاب کی صورت میں جوں جوں سامنے آرہی ہیں، پوری دنیا کے لئے تباہی اور خطرے کی گھنٹی ہے۔ اور انسانی عقل مسائل کے حل کی تلاش میں مزید ماحولیاتی مسائل سے دوچار ہے[7]۔

ماہرین نے مستقبل میں گلوبل وارمنگ کے باعث دنیا میں آنے والی تبدیلیوں کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے جو کہا ہے، اختصار کے ساتھ ذیل میں نقل کر رہے ہیں۔

عالمی درجہ حرارت کے اسباب:

اربوں سالوں سے زمین سے مدفون فوسل فیولز (کوئلہ، گیس، تیل) کی دریافت اور انکے بے دریغ استعمال کے نتیجہ میں ماحول میں کاربن ڈائی اکسائیڈ اور دیگر گرین ہاؤس گیسوں کا تناسب دو سو سال پہلے برپا ہونے والے انڈسٹری لائیزیشن کے عہد کے مقابلہ میں دوگنا ہو گیا ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں گرمی کی شدت میں ماقبل انڈسٹری لائیزیشن کے مقابلہ میں مجموعی طور پر دو ڈگری سینٹی گریٹ کا تباہ کن اضافہ ہو چکا ہے۔

گلوبل وارمنگ کے دو پہلو ہیں، ایک طرف یہ حال ہے کہ ہر سال گرمی کی شدت، قحط سالی، غذائی قلت اور خشکی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جب کے دوسری طرف اگر بارش ہوتی بھی ہے تو تباہی اور سونامی بن کر برستی ہے۔

جس کی مثال کراچی 21 اگست 2019 کو چند گھنٹوں کی بارش کی وجہ سے پچاس ملی لیٹر بارش سے پچیس افراد جاں بحق ہوئے، پھر ایک ہفتے کے اندر یہ بارش 130 ملی لیٹر تک پہنچ گئی، جس سے زندگی معطل، کاروباری سرگرمیاں تھم گئیں، پورا شہر بند کر دیا گیا، 23 افراد مزید ہلاک ہو گئے اور کروڑوں روپے کا نقصان الگ ہوا۔

تھر کے علاقے کی گرمی ہو یا 2010 کا سیلاب، جس میں ایک اندازے کے مطابق دو کروڑ لوگ متاثر ہوئے، اس قسم کے بے شمار واقعات دنیا بھر میں رونما ہو رہے ہیں۔ فصل تباہ ہو رہی ہیں، عمارتیں گر رہی ہیں، راستے منقطع ہو رہے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کی مختلف شکلیں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ موسم سرما میں سموگ کی کثرت، فیکٹریوں کا دھواں، گاڑیوں کی آلودگی اور شہری زندگی میں انتظامی نااہلی کی وجہ سے بیماریاں عام اور ہر دوسرا بندہ سانس کے مرض میں مبتلا ہے۔

آج گلوبل وارمنگ کے متعلق جو سائنسی تحقیقات سامنے آرہی ہیں کہ ہر سال عالمی درجہ حرارت بڑھ رہا ہے، جس کے نتیجے میں زیر زمین پانی گرم ہو رہا ہے، پانی کے ذخائر کم ہوتے جا رہے اور موجودہ ذخائر آلودہ ہو رہے ہیں۔ بڑی تیزی سے گلیشیر پگھل رہے، سمندروں میں تیزی کی ساتھ شدت آرہی، طوفان اور سونامی بھی اسی کا باعث ہیں۔ سائنس دان عرصہ دراز سے گلوبل وارمنگ اور ماحول میں تیزی سے رونما ہونے والی غیر متوقع تبدیلیوں کا بغور جائزہ لے رہے ہیں۔ بعض سائنسدانوں کے مطابق تو گلوبل وارمنگ کا نظریہ ابھی تک متنازعہ ہے لیکن اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں کہ ماحولیاتی تبدیلیاں سیاہ زمین کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ ہیں جنہیں کوئی بھی ملک انفرادی طور پر حل نہیں کر سکتا۔ موسمی تغیرات سے

[7]. Kolbert, E. Under a white Sky, The Nature of the future. P.54. Crown.

نمٹنے کے لیے عالمی کوششوں کا آغاز اقوام متحدہ کی انسانی ماحول سے متعلق کانفرنس سے ہوا جو 1972ء میں 3 سے 14 جون تک سویڈن کے شہر سٹاک ہوم میں ہوئی۔اس کے بعد کئی ایک معاہدہ ہوئے جس میں میلینیم ڈویلپمنٹ گول پروگرام۔ کینیڈ کانفرنس 2005ء، بالی کانفرنس 2007ء میں ۔ عالمی ماحولیاتی کانفرنس2008ء، بون کانفرنس2009ء کوپن ہیگن کانفرنس 2009ء، کانکون کانفرنس2010ء، پیرس معاہدہ2015، پولینڈ کانفرنس2018ءاور 2021 میں گلاسگوں میں یو،این کلائیمیٹ سمٹ ہوا جو کہ COP26 کے نام سے جانا جاتا ہے۔یہ 31اکتوبر سے 12نومبر تک جاری رہااور دنیاکے تمام ممالک نے شرکت کی۔[8]

گلوبل وارمنگ اور موجودہ حالات یہ سب انسانی بدانتظامی اور خالق کائنات کی نافرمانی وسرکشی کا نتیجہ ہے،اس فساد کاانسان خود ذمہ دار ہے،حالانکہ قرآن مجید میں فساد فی الارض سے سختی سے روکا گیاہے۔ارشاد باری تعالی ہے:

"وَاِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ۔"[9]

"اور جب واپس جاتاہے توزمین میں دوڑ دھوپ کرتاہے،تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتی اور نسل کو برباد کرے،اللہ فساد کوپسند نہیں کرتا۔"

حرث ونسل دواہم عناصر ہیں جن پر انسانی معاشرے کاانحصار ہے۔یعنی کھیتوں کی پیداوار،اور حیوانی دولت۔جن پر انسانی زندگی کادار ومدار ہے۔ان کی تباہی دراصل انسان اور پورے معاشرے کی تباہی کا سامان ہے۔جس کابنیادی حل شجرکاری مہم کواپنے ماحول میں فروغ دیناہی ہے۔

گلوبل وارمنگ کا حل، شجرکاری:

گلوبل وارمنگ پوری دنیاکااہم مسئلہ بنتاجارہاہے آخراس کو حل کرنے کے لیے کونسی تدابیر اختیار کی جاسکتی ہیں۔

1. بجلی کی بچت،توانائی کامحتاط استعمال، تیل وگیس کی بچت اور پلاسٹک کے تھیلے پر پابندی لگانااس سمت میں ہمارا پہلا مثبت قدم ہوگا۔
2. ماحولیاتی آلودگی سے بچنے کے لیے ہمیں کثیر تعداد میں شجرکاری کرناہوگی، جس سے ہم نمایاں تبدیلی لا سکتے ہیں۔درخت نہ صرف فضاسے کاربن ڈائی آکسائیڈ کوجذب کرلیتے بلکہ آکسیجن بھی مہیاکرتے ہیں،جس سے زندگی کی روانی وابستہ ہے۔
3. تیسرابڑاقدم ہے تجدیدی توانائی،یعنی اگرہم پن بجلی گھر واٹر بائن یاسولر پینل سے بجلی حاصل کریں تواس سے فضاآلودہونے سے محفوظ رہے گی اور کئی زہریلے مادے کااخراج ہوامیں شامل نہیں ہوگا۔
4. اس مسئلے کاایک محل عمومی آگاہی ہے،یعنی انفرادی اور اجتماعی سطح پر گلوبل وارمنگ کی حقیقت کواجاگر کرنااور اس کے مدمقابل اقدامات کی اہمیت کوواضح کرناہے۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس،ماحولیاتی آلودگی کاسب سے بڑاسبب ہے۔جس کا حل بھی درخت لگانے اور شجرکاری کرنے میں چھپاہوا ہے۔اسی لیے پوری دنیامیں پاکستان کوایک ارب درخت لگانے کی وجہ سے نوازاجارہاہےاوراس اہم قدم کواس سلسلہ میں تحسین کی نگاہ سے دیکھاجارہاہے۔

[8]. Daily Dawn, 11-11-21, p.12

[9]۔ البقرۃ، 205:2 Al-Baqarah, 2:205

"وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ۔" [10]

"اور وہ درخت بھی جو طور سینا سے نکلتا ہے، تیل لے کر اگتا ہے اور کھانے والوں کے لیے سالن بھی۔"

قرآن مجید میں پودوں کا ذکر:

اسلام جہاں دیگر چیلنجز کا حل پیش کرتا ہے وہاں اس چیلنج سے نبرد آزما ہونے کے لیے اللہ تعالی سے قرآن مجید میں ایک بار نہیں بلکہ انسٹھ(59) بار متفرق مقامات پر اشجار (درختوں) کا خوب صورت انداز میں تذکرہ بیان فرمایا ہے۔اس کے علاوہ بھی قرآن مجید میں درختوں، اشجار، نباتات پھلدار پودوں کا تذکرہ موجود ہے۔مزید یہ کہ اللہ تعالی نے اسے اپنی نشانی قرار دیا ہے۔

کھجور، انجیر، زیتون، انار، انگور، کیلا اور بیری کے درختوں کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔انجیر اور زیتون کی قرآن میں قسم اٹھائی گئی ہے، اور اس سے بڑھ کر زیتون اور اس کے تیل کو مبارک قرار دیا گیا ہے۔

اللہ تعالی بارش کو آسمان سے نازل کرتا ہے، پھر اس سے کھیتوں اور تمام اقسام کے پھل اور سبزیوں کو اگاتا ہے۔جن سے انسانیت اپنے فوائد و منافع حاصل کرتی ہے۔یقینا یہ سب اللہ تعالی کے وجود، اس کی قدرت، علم، حکمت اور رحمت کے واضح دلائل ہیں۔جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کی جائے۔اللہ تعالی کا فرمان ہے:

"هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ۔" [11]

"وہی ہے جس نے آسمان سے کچھ پانی اتارا، تمہارے لیے اسی سے پینا ہے اور اسی سے پودے ہیں جن میں تم چراتے ہو۔"

ایک جگہ تمام مظاہر قدرت اور شجر کاری کو آرائش کائنات قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَي الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا۔" [12]

"روئے زمین پر جو کچھ ہے ہم نے اسے زمین کی رونق کا باعث بنایا ہے کہ ہم انہیں آزمالیں کہ ان میں سے کون نیک اعمال والا ہے۔"

مسلمان کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے: سیدنا عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ نے ان کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کھجور کے درخت کا گودا لایا گیا۔آپ ﷺ نے فرمایا:

"ان من الشجر لما بركته كبركة المسلم۔"

"بعض درخت ایسے ہوتے ہیں جن کی برکت مسلمان کی برکت کی طرح ہوتی ہے۔"

سیدنا ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں سمجھا کہ آپ کا اشارہ کھجور کے درخت کی طرف ہے، سوچا کہ کہہ دوں کہ وہ درخت کھجور کا ہے۔لیکن پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو مجلس میں میرے علاوہ نو آدمی اور تھے اور میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔اس لیے میں خاموش رہا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"هي النخلۃ۔" [13] "وہ درخت کھجور کا ہے۔"

---

[10]۔ المؤمنون، ۲۳:۲۰ Al-Mominūn, 23:20

[11]۔ النحل، ۱۶:۱۰ Al-Nahal, 16:10

[12]۔ الکہف، ۱۸:۷ Al-Kahaf, 18:7

کلمہ طیبہ کی مثال، شجرہ طیبہ کے ساتھ: کھجور کے درخت کو مومن سے تشبیہ دی گئی ہے کہ اس کی ہر چیز لوگوں کے لیے فائدہ مند ہوتی ہے کہ اس کے پتے نہیں گرتے اور وہ ہر وقت اپنا پھل اپنے رب کے حکم سے دیتا ہے، ہر وقت فائدہ پہنچاتا رہتا ہے، سائے کی صورت میں، خوشبو کی صورت میں، عمارتی لکڑی یا ایندھن کی صورت میں، پتوں اور ٹہنیوں اور گوند کی مصنوعات کی صورت میں اور دوا کی صورت میں، اگر کچھ بھی نہ ہو تو ہوا کو آلودگی سے صاف کر کے آکسیجن بنانے کی صورت میں ہر وقت وہ اپنا فائدہ پہنچاتا رہتا ہے۔ سیدانس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہاں کلمہ طیبہ (کشجرة طيبة) سے مراد کھجور کا درخت ہے۔[14] اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ۔"[15]

"کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے ایک پاکیزہ کلمہ کی مثال کیسے بیان فرمائی (کہ وہ) ایک پاکیزہ درخت کی طرح (ہے) جس کی جڑ مضبوط ہے اور جس کی چوٹی آسمان میں ہے۔"

شجرکاری، اسوہ نبوی ﷺ سے رہنمائی:

رسول اکرم ﷺ نے ریاست مدینہ کی تشکیل کے وقت زیادہ سے زیادہ درخت لگانے میں ترغیب دلائی اور عملی اقدامات کیے۔ آپ کا فرمان ہے:

"من نصب شجرة فصبر على حفظها والقيام عليها حتى تثمر فان له فی کل شيء يصاب من ثمرها صدقة عند الله۔"[16]

"جو کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت اور نگرانی کرتا رہے یہاں تک کہ وہ درخت پھل دینے لگے اب اس درخت کا جو کچھ نقصان ہو گا وہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں صدقہ کا سبب ہو گا۔"

ایمازون جنگل کو دنیا میں زمین کے پھیپھڑے کہا جاتا ہے، جس طرح انسان بھی پھیپھڑوں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا ہے اسی طرح درخت بھی زمین کے پھیپھڑے ہوتے ہیں، جو قدرتی طور پر آکسیجن فراہم کرنے کے ساتھ ہمیں صاف فضا بھی مہیا کرتے ہیں۔ آئیں! سنّت پر عمل کرتے ہوئے شجر کاری کریں اور صدقہ جاریہ بھی کریں۔

صحابہ کرامؓ کا شجرکاری کی مہم میں باضابطہ حصہ لینا:

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ دمشق میں درخت لگا رہے تھے کہ ان کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک آدمی نے کہا:

"أتفعل هذا و أنت صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم ؟ فقال : لا تعجل علی۔"

---

[13]۔ بخاری، محمد بن اسمٰعیل، الجامع الصحیح، الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۵۴۴۴۔

Bukhari, Muhammad bin Ismail, *Al-Jāme Al-Sahīh,* Riyadh, Dār Al-Salam Li Nashr wal Touzī, Hadith:5444

[14]۔ ترمذی، محمد بن عیسیٰ بن سورہ، الجامع، الریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۳۱۱۹.

Tirmidī, Muhammad bin Essa bin Sūrah, *Al-Jāme,* Riyadh, Dār Al-Salam Li Nashr wal Touzī, Hadith:3119

[15]۔ ابراھیم، ۱۴: ۲۴ Ibrāhīm, 14:24

[16]۔ احمد بن حنبل، المسند، لاہور، انصار السنہ پبلیکیشنز، ۶۱/۴۔

Ahmad bin Hambal, *Al-Musnid,* Lahore, Ansār-us-Sunnah Publications, 61/4.

"کیا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھی ہو کر ایسا کر رہے ہو؟ تو آپ نے کہا: مجھ پر بات کرنے میں جلدی نہ کرو۔"

بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

"من غرس غرسالم يأكل منه آدمي، ولا خلق من خلق الله عزوجل إلا كان له صدقة ۔" [17]

"جس نے کوئی درخت لگایا، پھر اس میں سے کسی آدمی یا مخلوق میں سے کسی نے کچھ کھالیا، تو وہ درخت لگانے والے کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔"

جناب سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار نبی کریم ﷺ سیدہ ام معبد کے پاس آئے اور فرمایا:

"يا أم معبد ، من غرس هذا النخل ؟ امسلم أم كافر؟ فقالت: بل مسلم ، قال : فلا يغرس المسلم غرسا، فياكل منه إنسان ، ولا دابة ، ولا طير، إلا كان صدقة إلى يوم القيامة۔" [18]

"اے ام معبد! یہ کھجور کا درخت کس نے لگایا ہے؟ کسی مسلمان نے یا کافر نے؟ تو انھوں نے جواب دیا مسلمان نے لگایا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: جو کوئی مسلمان درخت لگائے، پھر اس سے کوئی انسان، حشرات الارض یا کوئی پرندہ کچھ کھالیتا ہے، تو یہ کھانا اس کے حق میں صدقہ بن جاتا ہے۔"

شجرکاری سے زمین کی آبادکاری:

موسم کی تبدیلی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، جس پر ہمیں بے حد اللہ کریم کا شکر کرنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ موسم گرما میں گرمی کی شدت سے بچنے کے لیے لوگ شمالی علاقہ جات اور گلیات کی طرف سفر کرتے ہیں۔ وہاں جنگلات اور سرسبز ماحول سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ہمیں اس نعمت کا احساس کرتے ہوئے اسے ضائع کرنے سے بچنا چاہیے۔ تاکہ زمین پر زندگی بسر کرنا آسان ہو اور گرمی کی شدت سے بچا جا سکے۔ ارشادِ باری ہے:

"هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا۔" [19]

"اس نے تمھیں زمین سے پیدا کیا اور اسی میں آباد کیا۔"

جناب سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مامن مسلم يغرس غرسا ، أو يزرع زرعا ، فياكل منه طير أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة۔" [20]

"کوئی بھی مسلمان جو پودا لگائے یا کھیتی میں بیج بوئے، پھر اس میں سے پرندے، انسان یا جانور جو بھی کھاتے ہیں، وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔"

17۔ احمد بن حنبل، المسند، ۴/۲۵۵۰۔
Ahmad bin Hambal, *Al-Musnid*, 2550/4.

18۔ مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، ریاض: دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۱۵۵۲۔
Muslim bin Hujjaj, *Al-Jāme Al-Sahīh,* Riyadh, Dār Al-Salam Li Nashr wal Touzī, Hadith:1552

19۔ ھود، ۱۱:۶۱
Hūd, 11:61

20۔ بخاری، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۲۳۲۰۔
Bukhari, *Al-Jāme Al-Sahīh,* , Hadith:2320

شجرکاری ماحولیاتی صفائی اور صدقہ کا سبب ہے:

جناب سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"ما من مسلم يغرش غرسا إلا كان ما أكل منه له صدقة ، وما سرق منه له صدقه ، وما أكل السبع منه فهو له صدقه، وما أكلت الطير فهو له صدقه ، ولا يرزؤه أحد إلا كان له صدقة۔" [21]

"جو مسلمان درخت لگائے پھر اس میں سے کوئی کھائے تو لگانے والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو چوری کیا جائے گا اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو درندے کھا جائیں اس میں بھی صدقے کا ثواب ملے گا اور جو پرندے کھا جائیں اس میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا اور جو بھی استعمال کرے گا مگر صدقہ کا ثواب ہو گا۔"

جناب سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دن درخت لگا رہے تھے کہ رسول ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اے ابوہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں درخت لگا رہا ہوں، تو آپ ﷺ فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بہتر درخت نہ بتاوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ ضرور بتلایئے اللہ کے رسول! آپ ﷺ فرمایا:

"سبحان الله، والحمد لله، ولا إله إلا الله، والله أكبر، يغرس لك بكل واحدة شجرة في الجنة۔"[22]

"تم 'سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر' کہا کرو، تو ہر ایک کلمہ کے بدلے تمہارے لیے جنت میں ایک درخت لگایا جائے گا۔"

جناب سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج کرائی گئی، میری ملاقات سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، انہوں نے کہا: اے محمد! اپنی امت کو میری طرف سے سلام پیش کرنا اور انہیں خبر دینا:

"ان الجنة طيبة التربة عذبه الماء ، و أنها قيعان،وأن غراسها سبحان الله والحمد الله ولا إله إلا الله والله أكبر۔" [23]

"جنت کی مٹی پاکیزہ اور عمدہ ہے، اس کا پانی میٹھا ہے اور وہ ایک چٹیل میدان ہے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا إلہ إلا اللہ واللہ اکبر کہنا وہاں درخت لگانا ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جنت بھی درختوں کے ساتھ ہی اچھی اور خوبصورت لگے گی۔ اس سے زمین کو جنت نظیر بنانے کے لیے شجرکاری کی اہمیت ثابت ہوتی ہے۔

---

[21]۔ مسلم، الجامع الصحیح، رقم الحدیث: ۱۵۵۲۔ Muslim, *Al-Jāme Al-Sahīh,* , Hadith:1552

[22]۔ ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، ریاضِ دار السلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث: ۳۸۰۷۔
Ibn-e-Mājah, Muhammad bin Yazīd, *Al-Sunan,* Riyadh, Dār Al-Salam Li Nashr wal Touzī, Hadith:3807

[23]۔ ترمذی ,، الجامع، رقم الحدیث: ۳۴۶۲۔ Tirmidi, *Al-Jāme*, Hadith:3462

بلاوجہ درخت کاٹنے کی ممانعت:

ماہرین کا کہنا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی کا بڑا سبب درختوں کی بے دریغ کٹائی ہے۔ اس لیے اسلام میں کسی عذر اور تکلیف کے بغیر کسی سایہ دار یا پھل دار درخت کو کاٹنا منع ہے، بلکہ اس پر جہنم کی وعید ہے۔ سیدنا عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"من قطع سدرة صوب الله رأسه في النار۔" [24]

"جو شخص (بلاضرورت) بیری کا درخت کاٹے، اللہ اسے سر کے بل جہنم میں گرادے گا۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نے فرمایا:

"إن الذين يقطعون السدر يصبون في النار على وجوههم صبا۔" [25]

"بے شک جو لوگ بیری کے درخت کو (بلاوجہ) کاٹتے ہیں، وہ جہنم میں اوندھے منہ میں ڈالے جائیں گے۔"

سایہ دار جگہ کو آلودہ کرنے کی ممانعت:

درخت لگانے کی اہمیت وافادیت کے ساتھ اسلام نے سایہ دار جگہ کو آلودہ کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ جس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ بلا وجہ درخت کاٹنا، سایہ دار جگہ یا لوگوں کے فائدے کی کسی بھی چیز کو ختم کرنا حرام ہے۔ مزید یہ کہ لوگوں کو اذیت دینے اور ماحولیاتی آلودگی کا باعث بننے والے تمام امور لعنتی اور قابل مذمت ہیں۔ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اتقوا الملاعن الثلاثة : البراز في الموارد ، وقارعة الطريق ، والظل۔" [26]

"تین لعنت والی چیزوں سے بچو: پانی کے چشمے، عام گزرگاہ اور سائے میں بول و براز کرنا۔"

شجرکاری کے فوائد:

شجرکاری کرنا کو دنیوی کام نہیں کہ اس کو دنیاوی کام سمجھ کر نظرانداز کر دیا جائے بلکہ درخت لگانا اجر و ثواب کا ذریعہ ہے بلکہ درخت لگانا نیک اعمال اور صدقہ جاریہ میں سے ہے، لیکن اکثر لوگ اس کی اہمیت وافادیت سے غفلت کا شکار ہیں۔ اسلام نے شجرکاری کے متعلق بہت ترغیب دی اور اس کے فوائد بیان کیے ہیں۔

- درخت لگانا ایک نیک عمل، ثواب کا ذریعہ، ماحول کو سنوارنے کا ذریعہ اور تمام مادی اور روحانی فوائد کے ساتھ انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے۔ درخت لگانا بلاشبہ ایک بابرکت عمل ہے جس میں صرف فائدہ ہے، کسی قسم کا نقصان نہیں ہے۔

24۔ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، ریاض، دارالسلام للنشر والتوزیع، رقم الحدیث:۵۲۳۹۔

Abū Dawūd, Suleman bin Ash'as, *Al-Sunan*, Riyadh, Dār Al-Salam Li Nashr wal Touzī, Hadith:5239

25۔ الطبرانی، المعجم الاوسط:5/379، ح:5615

Al-Tabrāni, Al-Moujam Al-Ausat, 379/5, Hadith: 5615

26۔ ابوداؤد، السنن، رقم الحدیث:۲۶۔

Abū Dawūd, *Al-Sunan*, Hadith:26

- ایک بڑادرخت 18 افراد کو سال بھر کی آکسیجن مہیا کرتاہے، جب کہ دس بڑے درخت ایک ٹن ایئر کنڈیشنر جتنی ٹھنڈک پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی فضائی آلودگی اور شور کم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔
- شجرکاری کا عمل زمین کو سیلاب سے بچاتاہے۔ آکسیجن مہیا کرتاہے۔ درجہ حرارت کو کم کرتاہے۔ زمین کے کٹاؤ کو روکتاہے۔ گرمی کی شدت بڑھنے سے گلیشیر تیزی سے پگھلتے جارہے ہیں، جو تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ گویا انسان اپنے ہاتھوں سے خود قدرت کی نعمتوں کو ضائع کررہاہے۔
- شجرکاری کے ذریعے ماحولیاتی آلودگی سے ملک اور معاشرے کو بچایا جاسکتاہے۔اس لیے اسلام نے سایہ دار اور پھل دار درختوں کو کاٹنے سے منع کیا ہے۔
- درخت انسان کو سانس لینے کے لیے صاف اور شفاف ماحول فراہم کرتے ہیں اور زمینی اور ہوائی آلودگیوں سے فضا میں پیدا ہونے والی آلودگی کے لیے فلٹر کا کام کرتے ہیں۔
- درخت سایہ فراہم کرتے ہیں اور سینکڑوں قسم کے پھل اور پھول پیدا کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں قدرتی آفات سے بچانے کے لیے ڈھال کا کام کرتے ہیں۔
- درخت ہمیں گلوبل وارمنگ سے بچاتے ہیں۔
- زمینی سطح کو کٹائی سے بچاتاہے اور اس کی زرخیزی کو برقرار رکھنے میں مدد کرتاہے۔
- درخت فضائی جراثیموں کو اپنے اندر جذب کرنے اور ذہنی ڈپریشن اور تناؤ کو کم کرتے ہیں۔
- درخت بہت سارے پرند، چرند اور جانوروں کا مسکن بھی ہیں اور اس کے ساتھ شجرکاری کے عمل سے ریگستان، نخلستان میں بدل جاتے ہیں۔

تجاویز وسفارشات

1. شجرکاری کی معاشی اہمیت کے پیش نظر بطور معاشی پالیسی اختیار کرنا چاہیے۔ کیونکہ بہت سے ایسے ممالک ہیں جہاں اس کی ضرورت ہے پاکستان اس کے ذریعے زرمبادلہ کما سکتاہے۔
2. صنعت کاری کو فروغ دینے کے لیے بھی اہم ہیں جس طرح کہ شمالی امریکہ میں موجود جنگلات سے سوادج کا شربت تیار کیا جاتاہے اسی طرح ادویات میں اس کے استعمال کو مؤثر بنانے کے لیے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔
3. ورلڈ انرجی فورم 2019ء کے مطابق پاکستان میں 200 بلین ٹن کوئلے کے ذخائر موجود ہیں۔ مگر پاکستان میں بجلی کی پیداوار 22 ہزار میگاواٹ ہے جس میں سے صرف 2/3 فی صد ہی کوئلے سے حاصل کی جارہی ہے۔ انٹرنیشنل ایجنسی کے مطابق اگر پاکستان نے اس بحران سے نکلناہے تو اسے بڑے پیمانے پر کوئلے سے بجلی پیدا کرناہوگی۔ماہرین کو بٹھا کر اس مسئلے کا حل تلاش کرناہوگا۔
4. ہربل میڈیسن میں اس کے استعمال سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھاتے کے لیے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے اس کے ذریعے بھی زرمبادلہ کمایا جاسکتاہے۔اور اس کے طبّی فوائد سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ میڈیکل میں اس کی ترقی کو رواج دینا چاہیے۔ پیپل کا درخت، بکائن کا درخت ہے۔ بیری کا درخت زیادہ لگانے کی ترغیب دیناہوگی۔

5. اشتہارات، پمفلٹ، اخبارات، فورم کا قیام، تعلیمی اداروں، ورکشاپس کے ذریعے تشہیر کرنے کی ضرورت ہے۔
6. درختوں کی کٹائی کی ممانعت پر باقاعدہ قانون سازی کی ضرورت ہے۔
7. پاکستان میں اگر تجارتی بنیادوں پر زیتون کے اعلی نسل کے پودوں کی کاشت کی جائے تو موسمی تغیرات کا تدارک بھی ممکن ہے اور خوردنی تیل کی پیداوار میں خود کفالتی بھی ہو جائے گی۔
8. بنجر اور ناقابل کاشت زمینوں کو درخت لگا کر قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔
9. وزارت قومی تحفظ خوراک و تحقیق پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کو اس پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔
10. گلوبل وارمنگ اور ماحول کے تحفظ کے لیے بین الاقوامی معاہدات کرنے کی ضرورت ہے اور پھر ممالک کو ان پر پابندی بھی کرنا چاہیے۔
11. ایسی فیکٹریاں اور کارخانے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ میتھین، نائٹرس آکسائیڈ، سلفر ہیکسافلورائیڈ، ہائیڈرو فلورو کاربن خارج کرتے ہیں یا جو ماحول دشمن زہریلی گیسوں کا اخراج کرتے ہیں شہر سے باہر دور لگانی چاہئیں۔